اخیر میں میں اپنے ان دوستوں اور بھائیوں سے معافی چاہتا ہوں جنھوں نے شوق اور محنت کے ساتھ اس نمبر کیلئے مضامین لکھکر دیئے۔ لیکن محدث اپنی غیر معمولی ضخامت کے باوجود بھی انکا متحمل نہ ہوسکا۔ انشاء اللہ آئندہ نمبروں میں یہ مضامین حسب موقع وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں گے۔ کیا میں آپ سے آپ کے خلوص اور نیک نیتی کی بناپر یہ امید رکھوں کہ آپ ناراض ہوکر آئندہ کیلئے مجھے اپنی قلمی معاونت سے محروم نہ کردینگے، بلکہ معذور سمجھکر اس اہم ذمہ داری کے نبھانے میں مجھ عاجز کا ہاتھ بٹاتے رہیں گے؟ کہ ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست　＊　در پریشاں حالی و درماندگی

مدرسہ رحمانیہ کے فیض کو یارب بڑھا

(از جناب بہزاد صاحب لکھنوی)

مدرسہ رحمانیہ کی کیوں نہ ہو عالم میں دھوم
علم دیں کے واسطے ہے اک یہی دار العلوم

اسمیں لاکھوں طالبِ علمِ الٰہی آتے ہیں
بھر کے دامن گوہرِ مقصود سے لیجاتے ہیں

مفت ہوتا ہے یہاں پر درس علمِ دین کا
مدرسہ رحمانیہ ہے خادمِ خلقِ خدا

عیسوی انیس(۱۹) سو اکیس(۲۱) میں یہ مدرسہ
علمِ دیں سب کو سکھانے کیلئے قائم ہوا

اس کے بانی ہیں عطا رحمٰن عالی مرتبت
حامیٔ دینِ الٰہی۔ نیکخو۔ ذی منزلت

ان کے دلمیں خدمتِ خلقِ خدا کا ذوق ہے
اور لوگوں پہ جبھی تو ان کو حاصل فوق ہے

جو مخالف اسکے ہیں وہ اپنے دلمیں سوچ لیں
راہِ علم دیں میں کیوں ہو وجہ روڑا بنیں

علم دیں سے بڑھ کے کوئی علم ہوسکتا نہیں
اسکو جو حاصل کرے وہ کچھ بھی کھو سکتا نہیں

یا الٰہی مدرسہ رحمانیہ دائم رہے
اسکا فیضِ خاص یہ کل دھر پر قائم رہے

لب پہ ہے بہزادِ مضطر کے یہی ہر دم دعا
مدرسہ رحمانیہ کے فیض کو یارب بڑھا